(حصہ دوم)

سوال: 5

سبق: محسن محلہ

مصنف: اشفاق احمد

صنف: افسانہ

جواب۔

مصنف بتاتے ہیں کہ ماسٹر الیاس جو محسن
محلہ میں رہتے تھے وہ نہایت ہی سادہ
انسان تھے۔ ان کے اوصاف کا ذکر کرتے
ہوئے مصنف بتاتے ہیں کہ ماسٹر الیاس

درج ذیل خوبیوں کے مالک ہیں

- وہ جھوٹ نہیں بولتے ہیں
- مبالغے سے کام نہیں لیتے ہیں
- کسی کو خوفزدہ نہیں کرتے ہیں
- کسی کی خوشی نہیں بگاڑتے ہیں
- ہمیشہ سچ بولتے ہیں
- یہ سب وہ اس قدر سچے انسان ہیں کہ گویا انسان ہی نہیں لگتے ہیں۔

انہیں دنیا کے ساتھ چلنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔ وہ اناپلے کے ہیں اور ان کی بول چال اناپلے کے لوگوں کی سی۔ ان کی بول چال میں گرامر اور علم و زبان کی بھی کافی غلطیاں ہوتی ہیں۔ انہیں شکل و صورت بھی ایسی تھی کہ کسی کو ان پر رحم نہیں آتا تھا۔ وہ ساری سوسائٹی کرالیا بوجھ لگتے ہیں اور ہر کوئی ان کی صحبت سے اکتا جاتا اور آخرکار انہیں چھوڑ دیتا انہیں وجوہات پر کوئی ان سے دوستی پسند نہیں کرتا تھا۔

سوال 7:

مصنف: غلام عباس
سبق: کتبہ
صنف: افسانہ

اخلاقی سبق:

افسانہ "کتبہ" سے ہمیں
یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنی حیثیت
سے بڑھ کر بڑے بڑے خواب نہیں دیکھنے
چاہئیں اور دنیا میں جو کچھ پاس ہے اس پر
شکر ادا کرنا چاہیے۔ ہوائی قلعے بنانا اور
سہانے خواب دیکھنا انسان کو بہت مغرور

اور فخر پیدا کرتی ہیں۔ انسان اپنے دل و
دماغ میں بہت سارے خواب سجالیتا
ہے مگر موت آکر اس کے خوابوں کو مٹی میں
ملا دیتی ہے۔ اس لیے انسان کو اپنی چادر
دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہیں۔
مزید انسان کو ترقی اللہ تعالیٰ کے حکم سے
ملتی ہے۔ اس میں صرف انسان کی محنت
شامل نہیں ہوتی بلکہ حکم خداوندی بھی ضروری
ہے۔ لہذا ہمیں صرف اللہ تعالیٰ پر یقین
کرنا چاہیے۔ اور جو عطا کردہ نعمتیں ہیں
ان پر شکر اور صبر کرنا چاہیے اور لالچ نہیں
کرنی چاہیے۔

سوال: ۸

جواب:

مصنف: سعادت حسن منٹو

سبق: منظور

صنف: افسانہ

خلاصہ:

افسانہ "منظور" سعادت حسن منٹو کا ایک بہترین افسانہ ہے جس میں انہوں نے ایک بچے منظور کا ذکر کیا ہے جو اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ وہ بچہ فالج کے مرض میں مبتلا ہے۔ ایک دن وہ جب ہسپتال کے بستر پر لیٹا ہوتا ہے تو اس کی ملاقات دوسرے مریض اختر سے ہوتی ہے۔ جس کو کمزوری کی ٹیوسس کی بیماری ہوتی ہے۔ منظور کی شخصیت بہترین خصوصیات کی حامل ہوتی ہے وہ ہسپتال میں آنے والے نئے مریضوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اس

محلک

کے والد درزی ہیں اور والدہ ہمسائے کے گھر جا کر کپڑے دھوتی تھی۔ وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ وہ نہایت ہنس مکھ اور خوش اخلاق انسان تھا وہ ڈاکٹروں سے لے کر جمعداروں تک سب کے ساتھ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتا۔ ہسپتال کا ہر ایک شخص اس کا دوست تھا۔ اسطرح اختر بھی اسکا دوست بن گیا۔ اختر کو یہاں ہسپتال میں تین دن ہو گئے تھے مگر منظور کی ذات اس کا حوصلہ بڑھاتی تھی اب وہ جلدی سے صحت یاب ہونا چاہتا تھا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کی صحت یابی کی وجہ ڈاکٹر یا کوئی نہیں بلکہ منظور کی ذات ہے۔ منظور کے والدین کو ڈاکٹر نے بتایا کہ منظور کا مرض ٹھیک ہونے والا نہیں مگر منظور با ہمت بچہ تھا وہ جانتا تھا کہ ایک دن ٹھیک ہو جائے دوسری طرف اختر کو ڈاکٹروں نے ہسپتال سے فارغ کر دیا تھا۔ اگلی صبح وہ اٹھا تو منظور کا بستر خالی دیکھا۔ نرس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ

منظور تو صبح فوت ہو گیا ہے۔ اختر کو یہ سن کر بہت دکھ ہوا۔ اس کی زندگی میں منظور کی ذات مسیحا کا درجہ رکھتی تھی۔

سوال 11:

سبق: سقراط
مصنف: مہدی آفادی
صنف: مضمون
ماخوذ از: افاداتِ مہدی

جواب:
سقراط ایک عظیم اور نامور ہستی ہے جو یونان کے شہر ایتھنز میں قبل چار سو ستر برس قبل حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوا۔ سقراط

چونکہ فلسفہ میں ماہر تھا۔ کافی بڑی تعداد میں لوگ اس کے خیالات سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس کی گرویدہ ہو گئی۔ لہذا ان سے حسد کی بنا پر ان کی شان و شوکت کو دیکھتے ہوئے ان کے مخالفین نے سقراط پر درج ذیل الزامات لگائے۔

- سقراط ایتھینز والوں کے اخلاق خراب کر رہا ہے
- سقراط نوجوانوں میں وطن مخالف جذبات اُبھار رہا ہے۔
- سقراط نوجوانوں کو والدین کی مخالفت پر اُبھار رہا ہے

حقیقت:

حقیقت میں ان الزامات جھوٹے تھے صرف حسد کی بنا پر لگائے گئے تھے۔ جسکی وجہ سے انہیں زہر کا پیالہ پی کر ہمیشہ کے لیے امر ہو نا پڑا۔

سوال 12:

شاعر: جوش ملیح آباد
نظم: بڑھے چلو

مرکزی خیال:

نظم بڑھے چلو میں شاعر نے عوام کو ہمت اور جذبے کا درس دیا ہے اور اتفاق و اتحاد سے دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کا درس دیا۔ دراصل شاعر ہماری عوام کا جوش و جذبہ ابھارتے ہیں کہ اپنے ملک کی حفاظت کے راستے میں جو بھی مشکلات سامنے آئیں بہادری سے انکا مقابلہ کرنا اور ہر طرح کی تکلیفات

کو بہادری کا مقابلہ کریں اور وطن کی ترقی اور
خوشحالی کے لیے اپنا تن من دھن سب
قربان کریں اور اپنے وطن کا نام روشن کرتے
ہوئے اگلا دری تو توں کو اپنی تیز تلوار سے ختم
کر دیں۔ ہمیں ہمت سے دشمنوں کا مقابلہ کریں
کیونکہ جہاد میں جو جیت گیا وہ غازی ہوتا
ہے یا مر گیا تو شہادت کے رتبے پر فائز
ہو جاتا ہے۔ ہمیں جہاد کی ترغیب دی گئی
ہے۔ اور ہمت و حوصلے کا پیغام ہے۔

سوال: 13

تفصیلیہ

یہ رموز اوقاف کی وہ
علامت ہے جو درج ذیل مقاصد کے لیے
استعمال ہوتی ہے۔

جب کسی چیز کی تفصیل لکھنی ہو :

جب کسی چیز کی تفصیل لکھنی ہو تو یہ علامت لگائی جاتی ہے۔

مثال :

لائبریری کے لیے خریدی جانے والی کتب کی فہرست یہ ہے :-

بانگِ درا ، ضربِ کلیم ، کلیاتِ اقبال ، پیغامِ مشرق وغیرہ۔

جب تفصیل لکھنی ہو :

جب کسی کو کوئی تفصیل بیان کرنی ہو :

مثال :

ذرا میری روداد سنو :- میں صبح ساڑھے دس بجے گھر سے نکلا ۔۔۔۔

جب کوئی فہرست تیار کرنی ہو یا مثال لکھنی ہو۔

جب کوئی مثال دی جائے یا تفصیل دینی ہو، فہرست لکھنی ہو تو بھی تفصیلہ کی علامت لگائی جاتی ہے۔

مثال:

میں نے جو سبزیاں خریدیں وہ درج ذیل ہیں:-
پیاز، آلو، ٹماٹر وغیرہ

تفصیلہ کی علامت:

(:—)

تفصیلہ کی علامت یہ ہے۔

⟷

سوال 2:

جواب

عبدالودود قمر:

عبدالودود قمر کا
ذکر "ضیاء جعفری" کے مضمون میں ہوا۔
عبدالودود قمر ضیاء جعفری کے دوست تھے۔ وہ
نہایت سخت دل انسان تھے اور ضمیر مخمون
خواہ میں قائم ہونے والی "دائرہ ادبیہ کے
ناظم اعلیٰ" تھے۔ انہوں نے یہاں دائرہ
ادبیہ کی صدارت انتہائی بہترین طریقے سے
سنبھالی ہوئی تھی۔ آپ کی بے رحم صاف گوئی
سے اپنا بیگانہ کوئی محفوظ نہ تھا۔ آپ
ایک سخت دل انسان تھے۔ لیکن اپنے اس
اختلاف کے باوجود ضیاء جعفری جو آپ کے

دوست تھے ان کا بہت احترام کرتے تھے۔
آپ کی اور ضیاء جعفری کی دوستی پورے
شہر میں ضرب المثل بن چکی تھی

پس آپ ایک سخت مزاج، سچ کو پسند کرنے
والے، سچے اور کھرے اور اصول پسند انسان تھے

دائرہ ادب کے مصنفین:

- منور تارازی
- عبدالودود منظر
- نذیر مرزا
- منظر گیلانی
- انور زیانی
- جگر کازمی
- خاطر گیلانی

سوال: ج

مصنف: پطرس بخاری

صنف: مزاحیہ مضمون۔

سبق: مریدپور کا پیر

جواب

پطرس بخاری اپنے مزاحیہ مضمون مرید پور کا پیر میں بتاتے ہیں کہ جب وہ مولوی فضل الحق کے بلانے پر اپنے گاؤں "انجمن نوجوانان اردو" کے جلسے میں شریک ہوئے۔ چونکہ آپ نے وہاں تقریر کرنی تھا۔ لہذا آپ وہاں پہنچے آپ کا خوب اچھا استقبال کیا گیا۔ آپ کو صدر جلسہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔ اور پھر انہوں نے کہا۔

"آج ہم میں لیڈر کو تقریر کے لیے بلا رہے ہیں"

تقریر کا لفظ سنتے ہی .... لیڈر نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ تقریر کا کاغذ نکالا جائے اور تقریر کے تمہید الفاظ زبان پر لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تقریر والا کاغذ گھر میں ہی بھول آئے ہیں۔ لہذا ان پر وحشت طاری ہو گئی اور انہوں نے گھبراتے ہوئے تقریر کا آغاز کیا۔ مگر کچھ بات نہ بنی۔ لہٰذا لوگ

سننے لگے اور کاغذ کی گولیاں مارنے لگے۔ لہٰذا اندر وہاں سے واپس آ گئے اور پھر کبھی وہاں کا رُخ نہ کیا۔

سوال 6:

مصنف: احمد ندیم قاسمی
صنف: افسانہ
سبق: مائیں

جواب:

افسانہ مائیں میں مصنف بتاتے ہیں کہ جب بیگم راجا اور بیگم خواجہ کا جھگڑا روز بہ روز بڑھ گیا۔ جس کی آواز بل پورا محلہ سنتا تھا تو سب

میں ایک لنزنگ نے ان کے شوہروں سے درخواست کی کہ وہ اپنی بیویوں کو سمجھائے۔

راجہ صاحب کا جواب:

راجہ صاحب نے جواب دیا کہ عورتوں کا معاملہ ہے اور ہم عورتوں کے معاملے میں بولتے ہوئے اچھے نہیں لگیں گے۔ اور اگر آپ اپنی بیگم کو کہیں کہ وہ انہیں سمجھائیں تو اچھی بات ہوگی۔ اور وہ سب بھی ساتھ لڑے دولہن بھی تکراتے ہیں پھر یہ تو دونوں جیتی جاگتی اور بولتی بالتی عورتیں ہیں

سوال: 4

استدراکے جملے

"ایسا کلام جس میں

دو جملے جو متقابل ہیں اور ان کا مقابلہ کیا جائے اور دونوں جملوں کے درمیان چونکہ، کیونکہ، اس لیے کہ وغیرہ الفاظ آئیں انہیں استدلال کے جملے کہتے ہیں

(1) نفی:

کبھی کبھار یہ جملہ پہلے جملے کی نفی کرنے میں استعمال ہوتا ہے جیسے

مثالیں:

آج بارش نہیں ہوگی اس لیے کہ بادل نہیں ہیں

(2) مقصدی:

کبھی کبھار یہ دوسرے جملے کو مقید یا مختصر کرتا ہے

مثالیں:

وہ دوست تو ہے مگر سچا نہیں

وہ کتاب بہت تو لمبی ہے مگر اچھی نہیں

تصدیقی:

کبھی کبھار یہ پہلے جملے کی تصدیق میں استعمال ہوتا ہے

مثال:

وہ محنت نہیں کرتا اس لیے کامیاب نہیں ہوا
وہ کل گھر پہ نہیں ہوگا کیونکہ اس کے والد کے ہمراہ وہ لاہور جا رہا ہے

مزید مثالیں:

میں آج جلدی گھر جاؤں گی کیونکہ میرے گھر مہمان آ رہے ہیں۔
میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میرے والدین کی خواہش ہے۔
وہ دوست تو ہے مگر ایماندار نہیں۔
وہ میری بہن ہے مگر میری جیسی نہیں۔

حصہ: ج

(الف)

اقتباس:

وہ ساری عمر نازو - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - ہمیشہ کے لیے جاسوئی۔

حوالہ متن:

مصنف: خواجہ حسن نظامی

سبق: نافی سہ روزہ

صنف: انشائیہ

ماخوذ از: بیگمات کے آنسو

سیاق و سباق کا حوالہ

مصنف نے
اس افسانے میں تیموریوں کے خاندان کی وہ
دردناک کہانی بیان کی ہے جس پڑھ کر کلیجہ
پھٹ جاتا ہے مصنف نے مرزا شہ زور کا ذکر
کیا ہے کہ وہ اکثر اپنے چھوٹے ماموں مرزا سلیم
ساتھ رہا کرتے تھے وہ دونوں رمضان المبارک
کے مہینے میں بھی گانے بجانے کی محفلیں سجایا
کرتے تھے لیکن ان کی والدہ کے منع کرنے پر وہ
رک گئے اور مسجد کا رخ کیا۔ وہ مسجد کا منظر
پیش کرتے ہیں کہ وہاں جامع مسجد میں
رونق ہوتی تھی مگر انگریزوں نے حملہ کر کے یہاں
کی ساری رونقیں ختم ہو گئی۔ مرزا شہ زور اپنے
خاندان سمیت میواتیوں کے گاؤں کی طرف پناہ
لینے چلے گئے اور وہاں ان کے ہاں ٹھہرے شروع
میں انہوں نے ان کی بڑی خاطر مدارت کی مگر آخر
کار مجبور ہو کر ہاتھ کھینچ لیا۔ مرزا شہ زور کی والدہ
نے شروع میں زلوٹا لینے سے انکار کر رہا مگر جب
روزے میں فاقہ رکھنا پڑا تو زلوٹا لینے پر مجبور

ہو گئے۔ آخرکار وہ دہلی واپس آئے اور انگریزی سرکار نے ان کے لیے پانچ روپے ماہانہ مقرر کیے اور اسطرح بڑی مشکل سے زندگی بسر کی

عبارت کی تشریح:

مصنف بتاتے ہیں کہ ان کی عورتیں یہاں میواتیوں کے گاؤں میں رہ کر اپنے دکھ بیان کرتی ہیں کہ وہ ساری زندگی جو کہ آرام و آرائش میں گزاری تھی اور جنگ آزادی جو ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی جسے انگریز غدر کہتے ہیں ان کی مصیبتیں ہی اس خاندان کے لیے کافی تھی کہ ان سے ان کی بادشاہت وغیرہ سب کچھ چھین لیا گیا اور ان کو بے گھر کر دیا گیا۔ بے یار و مددگار یہ میواتیوں کے گاؤں آ گئے۔ مگر خیر ان مصیبتوں سے آخر یہ زندہ تو بچ گئے مگر یہاں میں خاندان کے ایک فرد کو بھی کھونا پڑا۔ جب صبح ہوئی تو میری بیگم بھی وفات پا گئی۔ رات بھر تیز بخار

میں رہتے ہوئے آخر کار جان کی بازی ہار دی

بڑی صبح جب گاؤں والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے کفن دفن کا بندوبست کیا اور جنازے

کے تمام کام کیے پھر دوپہر کو جنازہ کیا

اور پھر یہ شہزادی ہمیشہ کے لیے سو

گئی یعنی کہ وفات ہوگئی اور خالق حقیقی

سے جا ملی

↔

سوال: 4

(الف)

نظم: جواب شکوہ

شاعر: علامہ محمد اقبال

تشریح:

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال
نے (1911) میں مسلمانوں کی طرف شک وشبہات
اور جو بھی گلے وہ شکوہ تھے وہ اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں پیش کیے۔ جس کے جواب
میں اللہ تعالیٰ کی طرف نازل ہونے والے
الہام کی صورت میں آپ نے (1913) میں
جواب شکوہ لکھا جس میں آپ نے بتایا
کہ مسلمانوں کی کمزوری اور بیزاری کی وجوہات
کیا ہیں۔ مسلمان آپس میں
اتفاق واتحاد کو چھوڑ چکے ہیں۔ مسلمانوں
نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو یکسر بھلا دیا ہے۔
اور دین اسلام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔
اور یہ آج کے مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے
شکوہ کرتے ہیں دراصل انکی اپنی حالت
کا ہے۔ یہ حضور ﷺ کے امتی ہیں مگر
حضور ﷺ کے لیے رسوائی کا باعث ہیں۔
انہوں نے حضور ﷺ کے احکامات کو بھلا دیا
ہے۔ سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ وہ امتی
ہیں جنہیں حضور ﷺ کے دین کو پھیلانا

چاہیے تھا مگر یہ تو دین اسلام اور حضور ﷺ کے
لیے باعث رسوائی بنے ہوئے ہیں۔ ان میں
بتوں کو توڑنے والے ختم ہو چلے ہیں۔ اور
صرف بت بنانے والے باقی رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ
نے حضرت ابراہیم جو بت شکن تھے انہیں
بت بنانے والے آذر کے گھر پیدا کیا۔ اور پھر
دوبارہ حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد بت بنانے
والے ہو گئے ہیں۔ اب ایسا دوبارہ بتوں
کو بنانے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اب
یہ مسلمان انہوں نے نئے طریقے بھی اپنا لیے
ہیں ان کے رسم رواج، عادات و اطوار
بالکل مسلمان والوں نہیں رہی یعنی وقت
کے ساتھ مسلمان بھی بدل گئے ہیں۔

اب کے مسلمانوں کے خدا نئے، مانگنے والے
نئے، دینے والے نئے ہیں۔ پہلے کے مسلمان
اللہ تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔ اُن کے آگے ہاتھ
پھیلاتے تھے مگر اب انہوں نے اپنے لیے نئے
بت بنا لیے ہیں۔ ان کا کعبہ تنا ہے یعنی
یہ دنیا کے لوگوں سے سوال کرتے۔ ان کے آگے
ہاتھ پھیلاتے ہیں اور دنیا کے مال مطاع

کو اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں اور انہیں کے
حصول کو اپنی کامیابی و کامرانی سمجھتے ہیں

سوال 5 : (ج)

مضمون :

پاکستان اور اسلامی اتحاد

- تعارف
- دنیائے اسلام کا دل
- دوستانہ تعلقات
- امن و سکون کا گہوارہ
- اتحادِ اسلام منشورِ اولین

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. U 148

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں

← او - آئی - سی کی رکنیت
← اسلامی ممالک کی مدد
← مدد کے لیے ہمیشہ کمر بستہ
← جائزہ

سارے مسلمان کی جسم کی مانند ہو جب جسم کے ایک حصے میں درد ہو تو سارا جسم بے چین ہوتا ہے۔

تعارف:

ہمارا پیارا ملک پاکستان جس خطے میں واقع ہے وہ اسلامی ممالک کے بالکل درمیان میں واقع ہے۔ جو مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان اس اسلامی ممالک کی چین بنائے ہوئے ہے اور تمام اسلامی ریاستوں کو ملائے ہوئے ہے۔ اس طرح پاکستان دنیا کے ایک اہم اور حساس خطے میں واقع ہے۔

دنیائے اسلام کے دل میں:

پاکستان کے ہمسایہ ممالک میں ایران اور افغانستان واقع ہیں جو اسلامی ممالک ہیں اور مشرق میں وسطی ایشائی کی ریاستیں بھی واقع ہیں جو پاکستان کے ساتھ ہمیشہ سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے۔

دوستانہ تعلقات:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے منشور میں سے ایک اہم منشور یہ بھی ہے کہ تمام عالم اسلام کے ساتھ دوستانہ اور برادرانہ تعلقات قائم کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان نے متعدد مواقع پر اسلامی ممالک کے ساتھ دوستی کے خطوط لکھے اور دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔

KHYBER PAKHTUNKHWA

امن و سکون کا گہوارہ:

پاکستان کے آئین میں یہ بات شامل ہے کہ پاکستان پوری دنیا میں امن و بھائی چارے کے فروغ کے لیے کوشاں رہے ہے اور پوری دنیا خاص کر اسلامی ممالک کے ساتھ امن اور سکون قائم کرنے میں مدد دے گا تاکہ دنیا بھر میں اسلام کے امن و بھائی چارے کی فضا قائم کرے۔ اور تمام دنیا میں امن و سکون کا گہوارہ بنے

اتحاد اسلام منشورِ اولین:

پاکستان نے ہمیشہ تمام اسلامی ممالک میں اتحاد اور امن قائم رکھنے کی بہترین کوشش کی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی جس بھی علاقے میں مسلمانوں کو مدد کی ضرورت پڑی تو پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے کشمیر کے مسئلے پر بھی پاکستان اپنے اسلامی دوستوں کی مدد کو ہمہ تن بستہ پر اور

Board of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

تن من، دھن کی قربانی دینے کو تیار ہے۔

او۔ آئی۔ سی (OIC) کی رکنیت:

جب اسلامی اتحاد کو فروغ دینے کے اسلامی تعاون کی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی تو پاکستان ان چند ممالک میں سے تھا جس نے اس کی رکنیت اختیار کی اور دوسروں ممالک کے ساتھ اس تنظیم میں اپنا اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔

اسلامی ممالک کی صدارت:

صدر جنرل ضیاء الحق نے ایک مرتبہ اسلامی ممالک کی طرف سے اقوام متحدہ میں تمام عالم اسلام کی صدارت کی ذمہ داری ڈالی ہے اور تمام عالم اسلام کی طرف سے مسلمانوں کا نظریہ بڑے ہی مؤثر انداز میں پیش کیا۔

مدد اور تعاون کے لیے قمر بستہ:

جب بھی کسی مسلمان ملک کو مدد کی ضرورت پڑی یا ان کے درمیان ناچاقی واقع ہوئی تو پاکستان نے جو کردار ادا کیا اسے پوری دنیا میں سراہا گیا ہے۔ ایران میں جب یورینیم کی افزودگی کی بات جو مسئلہ ہوا پاکستان نے اس کی مدد کی۔

فلسطین کی آنکھوں دیکھی مثال:

فلسطین کا مسئلہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ فلسطین میں جب حماس نامی تنظیم نے اسرائیلوں کا قتل عام شروع کردیا تو پاکستان نے بین الاقوامی سطح پر اس کی نفی کی اور جس قدر ہوسکا فلسطین کو مدد فراہم کی۔ ان فلسطینی

بھائیوں کے لیے فنڈ مقرر کیے گئے پاکستانی
مسلمانوں کے فوجی اپنے سروں پر کفن
باندھ کر فلسطین کی مدد کو پہنچے اور
ان کی جتنی ہو سکی ہر طرح کی مدد کی

اتحاد اسلامی کے لیے بیش بہا کوششیں:

پاکستان نے اسلام کے فروغ اور
اتحاد اسلامی کے لیے بیش بہا قربانیاں دی
ہیں۔ جہاں مسلمانوں پر ظلم ہوا تو یہاں کے
مسلمانوں نے ان کی مدد کی اور ان کا ساتھ
دینے کے لیے کمر بستہ ہو گئے جب عالم اسلام میں
کوئی خوشی کی خبر پھیلی تو بھی پاکستان
ہمیشہ نمایاں کردار ادا کرتا رہا تھا۔ پاکستان
خانہ کعبہ شریف تمام عالم اسلام کے قبلہ کی
حفاظت میں اپنا کردار ادا کرتا رہا ہے۔

KHYBER PAKHTUNKHWA

جائزہ:

مندرجہ ذیل باتوں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پاکستان نے عالم اسلام کے اتحاد ہمیشہ مثبت اور اہم کردار ادا کیا ہے جسکی تعریف نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ پوری دنیا نے کی ہے۔ اللہ تعالی ہمارے ملک کی ان قربانیوں اور نیک نیتی کے باعث یہاں کی عوام پر بھی رحم فرمائے اور مسلمانوں کو دنیا میں سرخرو فرمائے اور یہ اتحاد اور اتفاق کو ہمیشہ قائم رکھے (آمین)

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

B.I.S.E
THE END
KOHAT

KHYBER PAKHTUNKHWA

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. U198

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں

KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA